محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل؟ فقال ایمان لا شک فیہ وجہاد لا غلول فیہ وحجۃ مبرورۃ (نسائی، کتاب الایمان، باب ذکر افضل الاعمال)

یعنی رسول اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا، وہ ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، وہ جہاد جس میں کوئی خیانت نہ ہو، اور حج مبرور۔!

اس مختصر حدیث میں تبلیغ دین، اشاعت اسلام اور اعمال حسنہ کے تین اصول بیان کیے گئے ہیں۔ یہ وہ اصول ہیں جو عمل میں استحکام اور کردار میں مضبوطی کا سبب بنتے ہیں۔

ان میں ایک اصول یہ ہے کہ جو شخص زبان سے ایمان کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ امنت باللہ، میں اللہ پر ایمان لایا۔ وہ دل کی گہرائی اور قلب کی صفائی کے ساتھ ایمان لائے۔ اسلام جو تعلیم دیتا ہے، اس پر پوری طرح عمل کرے۔ اس کی زندگی کے شب و روز اسلام کی رہنمائی میں بسر ہوں۔ اس کی عبادات کا مرکز و مرجع رضائے الٰہی ہونا چاہیے اور اس کے تمام معاملات شریعت اسلامی کے پیکر حسین کا صحیح نمونہ پیش کریں۔ وہ کسی سے مصروف گفتگو ہو، تو اللہ کی رضامندی کے لیے، کسی سے کوئی معاملہ کرے تو فقط لوجہ اللہ۔ نہ کسی سلسلے میں کسی کو پریشان کرے، نہ کام کرنے کے بعد احسان جتائے، خود بھی صاف ستھری اور بے لاگ اور بے ریا زندگی بسر کرے، اور اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی اسی کی تلقین کرے۔ اس کی کوشش ہونی چاہیے کہ کسی کو اس کے عمل و حرکت سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ وہ جو قدم بھی اٹھائے، اس میں مخلوق خدا کی بھلائی، اس کا بنیادی مقصد ہو۔ اس کا قول، اس کے فعل سے ہم آہنگ ہو، اور اسے دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت اور اس کی تبلیغ و اشاعت کا جذبہ کروٹ لینے لگے۔ اسلام کی حقانیت اور دین کی صداقت اس کے دل میں اس قدر راسخ اور پیوست ہو جائے کہ اس کے کسی گوشے اور کسی پہلو پر بھی اسے قطعاً کوئی شک اور شبہ باقی نہ رہے۔ وہ اسی کو اپنی زندگی کا مقصد وحید اور اوڑھنا بچھونا بنالے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمان کی ہر ادائے مخلصانہ نیکی ہے اور اس کا ہر اسلوبِ حیات جو ریا و سُمعت سے پاک ہو، اسلامی تعلیم کا حصہ ہے۔ ماں باپ کی خدمت، بڑوں کی توقیر، چھوٹوں پر نگاہِ شفقت، بیوی بچوں کے لیے رزقِ حلال کی تلاش، رشتے داروں اور عزیزوں سے میل جول، بہن بھائیوں سے حسنِ سلوک، دفتری اوقات کی پابندی اور اپنے متعلقہ کام کی انجام دہی، دوستوں سے بہتر تعلقات، ہمسائیوں سے اچھے مراسم، اپنے رفقائے کار سے ہمدردی وغیرہ تمام امور تعلیماتِ اسلامی میں داخل ہیں اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان باتوں سے ایمان مکمل ہوتا ہے اور اس کی صحت و تکمیل میں شک و شبہے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

افضلیتِ اعمال اور حسنِ کردار کا دوسرا اصول اس حدیث میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ انسان جہاد میں خیانت کا ارتکاب نہ کرے۔

جہاد ہر اس کوشش اور جدوجہد کو کہا جاتا ہے جو اللہ کی راہ میں اور اس کے دین کو پھیلانے کے لیے کی جائے۔ اس میں میدانِ جنگ میں تلوار لے کر نکلنا بھی شامل ہے اور قول و عمل سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت بھی داخل ہے۔

جہاد کا یہ سلسلہ کامل خلوص اور پوری نیک نیتی سے جاری رہنا چاہیے۔ کسی قسم کی خیانت، اور بدنیتی ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ اگر میدانِ جنگ میں ہو تو مقصد، محض مالِ غنیمت کے حصول، اسلحۂ حرب کی چوری، لوگوں میں شہرت و ناموری کا جذبہ اور اپنی بہادری و شجاعت کے جوہر دکھانا نہ ہو — بلکہ اصل مقصود رضائے الٰہی اور خدمتِ اسلام ہو۔

اگر کسی اور صورت میں نشرِ اسلام میں مصروف ہے تو بھی دل میں وہی داعیہ کارفرما ہونا چاہیے جس سے اللہ کی خوشنودی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ فقط اپنے علم و فضل کا اظہار پیشِ نظر نہیں رہنا چاہیے۔

تیسری چیز جو افضل اور بہترین اعمال میں شامل ہے حجِ مبرور ہے۔ یعنی وہ حج جو محض اس لیے کیا جائے کہ صاحبِ استطاعت اور مال دار پر فرض ہے اور اس فرض کو ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حج میں دنیا کا کوئی لالچ اور طمع پنہاں نہ ہو۔ یعنی تجارت اور نفع اندوزی مقصد نہ ہو۔ نہ یہ بات ہو کہ لوگ اسے حاجی کہیں اور اس کی شہرت میں اضافہ ہو۔

یہ تینوں باتیں بہترین اعمال اور دین کے عمدہ ترین اصول ہیں۔